معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

دوزخ کے اعمال

(۲)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[۱]، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ[۲] يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ[۳] لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا“.[۴]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ پھر ہر اُس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا ہو، اُس شخص کے سوا جس کے اور اُس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ اُن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اِن دونوں کو اُس وقت تک مہلت دو، جب تک یہ آپس میں صلح کے لیے راضی نہ ہو جائیں۔

ا۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی باہمی عداوت اللہ تعالیٰ کو کس قدر ناپسند ہے اور یہ کس درجے میں اُس کی ناراضی کا باعث بن سکتی ہے۔

متن کے حواشی

ا۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۶۵۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

جامع معمر بن راشد، رقم ۸۳۵۔ موطا امام مالک، رقم ۱۰۱۷، ۱۶۲۰۔ مسند طیالسی، رقم ۲۵۱۵۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۷۷۰۳، ۷۷۰۴۔ مسند حمیدی، رقم ۹۴۷۔ مسند احمد، رقم ۷۴۵۳، ۸۱۶۲، ۸۸۴۸، ۸۹۹۱، ۹۷۹۴، ۱۰۰۶۵۔ سنن دارمی، رقم ۱۷۰۴۔ صحیح مسلم، رقم ۴۶۵۹، ۴۶۶۰۔ سنن ترمذی، رقم ۶۷۷۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۲۷۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۶۴۴۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۹۸۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۷۲۲، ۵۷۸۰، ۵۷۸۵۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۱۵۷ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، رقم ۲۱۲۰۷ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۴۶۵۹ میں 'تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ' کے بجائے 'تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ' کے الفاظ ہیں، یعنی اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۷۷۰۳ میں اِس جگہ 'تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ' نقل ہوا ہے، یعنی آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

۳۔ موطا امام مالک، رقم ۱۶۲۰ میں یہاں 'فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ' نقل ہوا ہے، یعنی ہر مسلمان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ المعجم الاسط، طبرانی، رقم ۶۱۵۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'فَمِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ، وَمِنْ تَائِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ' ''پھر کوئی استغفار کرنے والا ہو تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور کوئی توبہ کرنے والا ہو تو اُس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے''۔ اِس کے راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۱۵۷ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے 'وَيُرَدُّ أَهْلُ الضَّغَائِنِ لِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰى يَتُوبُوا' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ یعنی، آپس میں بغض رکھنے والوں کو اُن کے بغض کی وجہ سے لوٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ بھی نقل ہوا ہے کہ آپ اِن دنوں میں بالعموم روزہ رکھتے تھے، آپ کا ارشاد ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ ملاحظہ ہو: مسند احمد، رقم ۲۱۲۰۷۔

—— ۲ ——

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ،[۱] أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ[۲] أَنْ يَهْجُرَ[۳] مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ،[۴] فَإِنْ كَانَا تَصَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلٰى صُرَامِهِمَا، وَأَوَّلُهُمَا فَيْئًا فَسَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَتُهُ،[۵] فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ، فَإِنْ مَاتَا عَلٰى صُرَامِهِمَا [لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ]".[۶]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کیے رہے۔ اِس لیے کہ اگر دونوں نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رکھا تو جب تک وہ اِس حالت میں رہیں گے، حق سے دور رہیں گے۔ اور (یاد رکھو کہ) جو پہلے رجوع کرے گا، اُس کا یہ پہل کرنا اُس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔[۱] اور (مزید یہ کہ) اگر ایک نے دوسرے کو سلام کیا، لیکن دوسرے نے جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور رد کرنے والے کو شیطان۔ پھر اگر دونوں اِسی قطع تعلقی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے تو دونوں جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔[۲]

۱۔ یعنی اُس گناہ کا کفارہ جس کا ارتکاب اُس نے اپنے بھائی سے قطع تعلق کر کے کیا تھا۔

۲۔ اِس لیے کہ جنت اُن لوگوں کی جگہ نہیں ہے جو خدا کے پیغمبر کی طرف سے اِس طرح کی وعید کے بعد بھی اپنے رویے کی اصلاح کرنے کے لیے تیار نہ ہوں اور اِس طریقے سے ایک دوسرے کے خلاف کینہ اور بغض دلوں میں

لے کر دنیا سے رخصت ہو جائیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۵۹۱۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن مصادر میں نقل ہوئی ہے: مسند طیالسی، رقم ۱۳۰۷۔ مسند احمد، رقم ۱۵۹۱۸۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۴۰۲، ۳۹۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۵۴۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۷۸۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۷۹۳۶، ۱۷۹۳۷۔

ہشام رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون جن دوسرے صحابہ سے منقول ہے، وہ یہ ہیں: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، مسور بن مخرمہ القرشی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ۔ اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

جامع معمر بن راشد، رقم ۸۳۲۔ موطا امام مالک، رقم ۸۰۷، ۱۰۱۳، ۱۶۱۶۔ مسند طیالسی، رقم ۵۸۹، ۲۱۹۲۔ مسند حمیدی، رقم ۳۷۲۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۱۵۳۸۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۸۳، ۲۴۷۸۴، ۲۴۷۸۶، ۲۴۷۹۲۔ مسند احمد، رقم ۱۵۲۴، ۸۷۲۰، ۸۸۸۶، ۹۶۶۵، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۵۴، ۲۲۹۶۲۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۳۹۴، ۴۰۱، ۴۰۹، ۴۷۹۔ صحیح بخاری، رقم ۵۶۴۰، ۵۷۹۵۔ صحیح مسلم، رقم ۴۶۴۹، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۵۱۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۲۶۷، ۴۲۶۸، ۴۲۶۹، ۴۲۷۰۔ مسند بزار، رقم ۱۵۳۶، ۱۶۹۴، ۱۸۳۴، ۲۰۴۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۸۲۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۱۰، ۴۵۰۱، ۴۵۱۶۔ مسند الشاشی، رقم ۳۵۶، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۷۸۶، ۵۷۸۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۸۵۱، ۳۸۵۲، ۳۸۵۳، ۳۸۵۴، ۳۸۵۷، ۳۸۶۰، ۱۶۴۰۸، ۱۶۴۸۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۵۸۳، ۷۲۱۵، ۷۷۴۹، ۹۶۲۸۔

۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۱۰ میں اِس جگہ 'لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ' کے بجائے 'لا یَحِلُّ لأَحَدٍ' نقل ہوا ہے۔ اِس کے راوی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق میں اِس جگہ 'لَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ' کے الفاظ ہیں۔ ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، رقم ۴۶۵۰۔

۳۔ مسند بزار، رقم ۲۰۴۹ میں اِس جگہ 'لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَھْجُرَ' کے بجائے 'لا ھِجْرَۃَ فَوْقَ ثَلاثٍ' کی

تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۷۸۱ میں 'أَنْ يَهْجُرَ' کے بجائے 'أَنْ يُصَارِمَ' نقل ہوا ہے۔ دونوں الفاظ کم وبیش ایک ہی مفہوم ادا کرتے ہیں۔

۴۔ مسند الشاشی، رقم ۱۰۳۴ میں 'فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ' کے بجائے 'فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ' منقول ہے۔ اِس کے راوی ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۵۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہاں کفارے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ اُس کی جگہ یہ بات نقل ہوئی ہے: 'يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ'' ''دونوں کا سامنا ہو تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیتا ہے، لیکن دونوں میں بہتر وہی ہے جو سلام میں ابتدا کرے''۔ ملاحظہ ہو: صحیح بخاری، رقم ۵۶۴۰۔ اِسی طرح سنن ابوداؤد، رقم ۴۲۶۸ میں اِس جگہ ایک دوسری بات بیان کی گئی ہے، روایت کے الفاظ ہیں: 'فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ'' ''اگر (اِس قطع تعلقی پر) تین دن گزر جائیں اور ایک دوسرے سے ملے اور سلام کرے، پھر اگر دوسرے نے اُس کو جواب دے دیا تو دونوں اجر میں شریک ہو جائیں گے''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۷۸۱۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۲۷۰ میں اِس جگہ 'دَخَلَ النار' کے الفاظ ہیں۔ اِس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اصل روایت میں یہاں 'لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ أَبَدًا'' ''وہ دونوں کبھی جنت میں جمع نہیں ہو سکیں گے''، نقل ہوا ہے، جب کہ مسند احمد، رقم ۱۵۹۱۸ میں 'لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا أَبَدًا' کے الفاظ ہیں۔ اِن میں لفظ 'أَبَدًا' کا اضافہ غالباً کسی راوی کا تصرف ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جس غلطی کا ذکر روایت میں ہوا ہے، اُس پر ابدی جہنم کی سزا قرآن مجید کی تصریحات کے خلاف ہے۔ چنانچہ ہم نے اِسے قبول نہیں کیا۔

اِس مضمون کی روایات میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک واقعہ بھی نقل ہوا ہے۔ اُس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک موقع پر سیدہ نے کسی کو تحفہ دیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اِس پر تنقید کی۔ عبداللہ بن زبیر کا یہ اعتراض سیدہ عائشہ تک پہنچا تو اُنھوں نے اِس پر ناگواری کا اظہار کیا اور شدت جذبات میں اپنے اوپر واجب کر لیا کہ وہ عبداللہ بن زبیر سے کبھی بات نہیں کریں گی۔ عبداللہ بن زبیر کو معلوم ہوا تو اُنھوں نے بعض صحابہ سے سفارش کرائی اور پھر سیدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا عذر پیش کیا اور کوشش کی کہ وہ مان جائیں۔ سیدہ نے اُن سے کہا: میں اپنے اوپر واجب کر چکی ہوں کہ تم سے بات نہیں کروں گی اور تم جانتے ہو کہ اِس طرح کی چیز اپنے اوپر واجب کر لینے کا معاملہ بہت سخت ہوتا ہے۔ اِس پر عبداللہ بن زبیر نے اُنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ کسی مسلمان کے

لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک تعلق کرلے۔ سیدہ یہ سنتے ہی رو پڑیں، یہاں تک کہ اُن کا دوپٹا آنسوؤں سے تر ہو گیا اور پھر جو کچھ وہ اپنے اوپر واجب کر چکی تھیں، اُس کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیے۔ (ملاحظہ ہو: مصنف عبد الرزاق، رقم ۱۵۳۸۴)

— ۳ —

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ[1] صَاحِبِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: "مَنْ هَاجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ، إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللّٰهُ مِنْهُ بِتَوْبَةٍ".

جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رکھا، وہ دوزخ میں جائے گا، الّا یہ کہ اللہ خاص اپنی طرف سے اُس پر عنایت کی نظر فرمائے[1]۔

۱۔ یعنی اُس کے باقی اعمال کو دیکھ کر اُسے معاف کر دے۔ قرآن میں تصریح ہے کہ بندہ شرک کے سوا ہر گناہ کے معاملے میں اپنے پروردگار سے اِس کی توقع کر سکتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۸۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ہیں۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط ٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.**

(د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**.ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**.ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى.** ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى.** ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com